بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَمَا یَشَآءُ اِلَّا مَقَامًا مُّحَمَّدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۷ امان ۱۳۴۷ ہش | ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۷ ہجری | ۲۷ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنیوالی نسلیں رہنمائی کیلئے تمہاری طرف دیکھیں گی اور تمہارے نمونہ کو مشعلِ راہ بنائینگی

اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنیوالی نسلوں کو تباہ کرو گے

"ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے۔ پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آنیوالی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اسی نمونہ کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو، ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو، تو ان کی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے وہ جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے۔ جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے وعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے۔

ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کر کے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا اس کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک عورت نے اپنی پازیب اتار کر اس کو چندہ میں دے دی۔ مولوی صاحب نے کہا اے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں جہنم میں جائے اس نے فی الفور دوسری پازیب بھی اتار کر اسے دیدی۔ مولوی صاحب کی بیوی بھی اس وعظ میں موجود تھی اس کا اس پر بھی بڑا اثر ہوا اور جب مولوی صاحب گھر میں آئے تو دیکھا کہ ان کی عورت روتی ہے اور اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دے دیا کہ اسے بھی مسجد میں لگا دو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیوں ایسا روتی ہے۔ یہ تو صرف چندہ کی تجویز تھی اور کچھ نہ تھا۔

ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ تم ایسے نہ بنو چاہیئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق عادات، استقامت، پابندیٔ احکامِ الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۴ و ۲۶۵)

اخبار احمدیہ

280

● ربوہ ۲۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کھانسی کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

● ربوہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ مارچ بروز ہفتہ صبح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے گھر مستورات میں قرآن مجید کا درس دیا۔ جو سورۃ بقرہ کی تیرھویں اور چودھویں آیات کی تفسیر پر مشتمل تھا۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

● میری والدہ محترمہ جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی طبیعت ایک دو روز سے زیادہ ہی خراب ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین

(سکینہ سیفی ربوہ)

● مکرم شیخ عبدالباری صاحب بی ایس سی انجینئرنگ (سول) اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈیزائن واپڈا لاہور ابن مکرم و محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کا نکاح بوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ مکرمہ امۃ الخالق صاحبہ دختر نیک اختر مکرم و محترم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے لاہور کے ساتھ مورخہ ۲۴/۳/۶۸ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

عزیزہ امۃ الخالق شیخ عبدالحمید صاحب شملوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور کی نواسی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

خاکسار: عطاء الرحمٰن چغتائی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

ایجنڈا مجلس مشاورت

ایجنڈا مجلس مشاورت تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ امید ہے سب جماعتوں کو مل گیا ہوگا۔ ایجنڈا کے صفحہ ۴ کی پہلی سطر مکمل صورت میں اس طرح پڑھنی چاہیئے:۔

"کے کسی دفتر میں شامل نہیں تار کریں اور اس سال ۳۱ مئی تک وکالت مال کو ارسال کریں اور آئندہ ہر سال ایسی فہرستیں آخر فروری تک وکالت مال کو بھجوا دی جایا کریں۔"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد چیف منیجر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۸ء

عظیم الشان برکات کی حامل جامع دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء میں احباب جماعت کو جو خاص دعا بکثرت پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے وہ ایک ایسی جامع اور بابرکت دعا ہے کہ جو خود اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سکھائی اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی ارشاد کے ماتحت اپنے اصحاب کو بار بار اور بکثرت پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عظیم الشان دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس طرح خدا تعالےٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(تذکرہ (طبع دوم) صفحہ ۳۲۰)

اسی طرح سیرۃ المہدی حصہ اول میں حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کی یہ روایت درج ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعا کے ابتدائی حصہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے متعلق فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھنی چاہیئے (حوالہ کے لئے دیکھیں تذکرہ طبع (دوم) صفحہ ۴۸۵) ایسی دعا جو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود سکھائی اور پھر جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ یہ دعا بہت پڑھنی چاہیئے اس دعا کی عظمت و اہمیت اور اثر انگیزی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

اس دعا کی اہمیت اور اس میں پوشیدہ برکات کا راز یہ ہے کہ یہ بیک وقت اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پر مشتمل ہے اور جیسا کہ ہم قبل ازیں دو اداراتی مقالوں میں واضح کر چکے ہیں۔ یہی دو ایسے اذکار ہیں کہ جن کا بار بار اور بکثرت ورد کرنے کے ساتھ دنیا میں غلبۂ اسلام کا ظہور وابستہ ہے۔ اس کا پہلا حصہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ دو کلموں پر مشتمل ہے۔ جو اپنی ذات میں ایک جامع تسبیح ہیں۔ اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو کلموں کے متعلق فرمایا۔

کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ، خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ، ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

یعنی دو کلمے ایسے ہیں جو خدا کو بڑے پیارے ہیں۔ وہ زبان سے ادا کرنے میں تو بڑے ہلکے ہیں۔ لیکن اگر ترازو میں ان کو تولا جائے تو ان کا بڑا وزن ہے یعنی خیر کثیر اور عظیم الشان برکات کے حامل ہیں۔ ان میں سے ایک کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے اور دوسرا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اس دعا کا دوسرا حصہ درود پر مشتمل ہے۔ سو احادیث میں درود شریف کی اہمیت و عظمت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے مطابق میرے لئے اللہ تعالےٰ اور فرشتوں کا درود ہی کافی تھا (حق یہ ہے کہ جس پر فرشتے درود بھیجیں اور اللہ تعالےٰ خود جس پر اپنی بے انداز رحمتیں نازل کرے اسے کسی اور کے درود کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی ہے۔) اللہ تعالےٰ نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا ارشاد اس لئے فرمایا کہ وہ مومنوں کو اس طرح ثواب کا موقعہ بخشنا چاہتا ہے اور اس کے ذریعہ سے ان کو بھی میری طرح اپنی رحمتوں کا مورد بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا ایک تازہ ارشاد اپنے اصحاب تک پہنچاتے ہوئے درود شریف کی برکات پر روشنی ڈالی۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوطلحہ انصاری رضؓ کا بیان ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح اپنے اصحاب کے درمیان تشریف لائے تو حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر بشاشت کے آثار غیر معمولی طور پر نمایاں تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج تو حضور کے چہرۂ مبارک سے خوشی کے آثار خاص طور پر عیاں ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نے مجھے آ کر کہا ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار خلوص نیت کے ساتھ درود بھیجے گا اس کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا، اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور اسے دس درجے بلند کرے گا اور اسی پر بس نہیں بلکہ ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا جیسی اس نے تمہارے لئے مانگی ہوگی۔

اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی دعا کا ایک بڑا حصہ حضور کے لئے مخصوص کر دیا کرتا ہوں مگر بہتر ہو کہ حضورؐ ارشاد فرمائیں کہ میں اپنی دعا کا کتنا حصہ حضورؐ کے لئے مخصوص کیا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اس کے بعد حضرت ابی درجہ بدرجہ عرض کرتے گئے کہ میں اپنی دعا کا ایک چوتھائی نصف اور دو تہائی حصہ حضورؐ کے لئے مخصوص کیا کروں گا اور حضورؐ بھی ہر بار یہی ارشاد فرماتے رہے کہ یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم اپنی دعا کا جتنا حصہ چاہو میرے لئے مخصوص کرو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ میرے لئے مخصوص کیا کرو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ آخر حضرت ابی رضؓ نے عرض کیا میں آئندہ اپنی تمام دعائیں حضور کے لئے ہی مخصوص رکھا کروں گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اسی میں تمہاری اپنی ضرورتیں اور حاجتیں بھی آ جائیں گی اور اللہ تعالےٰ تمہاری کوتاہیاں معاف کر کے تمہارے سارے کام خود کر دے گا۔ اور تمہاری ساری مرادیں تمہیں عطا کر دے گا۔ ان سب احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تسبیح و تحمید کے بعد درود شریف کو بھی بے انتہا برکتوں اور رحمتوں کا حامل بنایا ہے حتیٰ کہ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والوں کا وہ خود متکفل ہو جاتا ہے اور ان کی جملہ حاجات ضروریات اور مرادوں کو پورا کرنے کا ذمہ اٹھا لیتا ہے۔

پس وہ دعا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہاماً سکھائی گئی اور جو سراسر تسبیح و تحمید اور درود شریف پر مشتمل ہے ایک نہایت ہی جامع اور بابرکت دعا ہے اور یہی وہ دعا ہے جسے نہایت کثرت کے ساتھ پڑھنے کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے مردوں اور عورتوں، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نیز بچوں اور بچیوں کو تلقین فرمائی ہے۔ اور ان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ یکم محرم الحرام سے پورے ایک سال تک روزانہ ایک مقررہ تعداد میں پورے عزم و تعہد کے ساتھ اس دعا کو پڑھتے چلے جائیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہمارا بار بار بکثرت اس دعا کو پڑھنا اور پڑھتے ہی چلے جانا انشاء اللہ العزیز ہم میں سے ہر ایک کی پاکیزگی نفس اور روحانی ترقی کے حق میں نیز غلبۂ اسلام کے حق میں جو ہم میں سے ہر ایک کا منتہائے مقصود ہے نہایت ہی بابرکت اور مثمر ثمرات ثابت ہوگا۔ ہم میں سے ہر ایک کو ابھی سے اس پر عمل شروع کر دینا چاہیئے اور کمر کس لینی چاہیئے کہ وہ یکم محرم الحرام سے تو اس پر ایسے جذبہ و جوش سے عمل کرے گا کہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس میں کسی غفلت یا تخلف کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

مسکولوں، کالجوں اور گرجاؤں میں تقاریر ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ کارگزاری امریکہ مشن اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۷ء

(از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن)

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امریکہ میں ہمارا تبلیغی کام کامیابی سے جاری ہے۔ سب مبلغین اپنے اپنے حلقوں میں مقامی جماعت کے ممبران کے تعاون سے مصروف کار ہیں۔ امریکہ مشن کے مبلغ انچارج قریشی مقبول احمد صاحب ڈیٹن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں خاکسار کا قیام واشنگٹن۔ نیویارک اور پٹس برگ میں رہا۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں شکاگو۔ ڈیٹرائٹ۔ ووکیگن اور زائن مقامات کا دورہ کرنے کا موقع ملا نیز Toronto (کینیڈا) جانے کا بھی موقع ملا۔

زائن وہ شہر ہے جہاں سے جان الیگزنڈر ڈوئی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بار بار چیلنج کے بعد اور لوگوں کے مجبور کرنے پر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو یہ الفاظ کہے تھے کہ:۔

"لوگ مجھے کہتے ہیں کہ
تم اِس کا یا اس کا یا
اور چیز کا جواب کیوں
نہیں دیتے؟ جواب؟
کیا تم خیال کرتے ہو کہ
مَیں ان کیڑے مکوڑوں
اور مکھیوں کا جواب دونگا
اگر مَیں ان پر اپنا پاؤں
رکھوں تو ان کو تباہ
کر دوں۔ مَیں ان کو اڑنے
اور زندہ رہنے کا موقع
دیتا ہوں"

ڈاکٹر ڈوئی کی اس تعلی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا قہری نشان ظاہر ہوا اور باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی اور ڈاکٹر ڈوئی کی ۵۵ سال۔ مگر آپ کے چیلنج کے مطابق آپ کی زندگی میں ہی ۱۹۰۷ء میں وہ ذلیل ہو کر ہلاک ہو گیا۔

خاکسار اس شہر میں گیا برادرم شکر الٰہی حسین صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے ساتھ وہاں کے مقامی اخبار کے نمائندہ کو انٹرویو دیا چنانچہ Zion Benton a News اخبار نے ۱۴ دسمبر ۶۷ء بروز جمعرات ہماری تصاویر کے ساتھ ایک طویل بیان شائع کیا جس کا عنوان یہ رکھا کہ مسلم لیڈر "زائن" کی زیارت پر" اور اس کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی تفصیل شائع کی کہ کس طرح آپ نے ڈاکٹر ڈوئی کے بارہ میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی اور پھر یہ کس شان سے پوری ہوئی۔ اس طرح اس علاقہ کے لوگوں تک ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی حقانیت واضح ہوئی۔ اس اخبار کے اسی صفحہ کے نیچے ڈاکٹر ڈوئی کی قبر کے کتبہ کی تصویر بھی شائع کی گئی۔

شکاگو شہر کے ریڈیو کے ڈائریکٹر سے بھی ہم نے ملاقات کی اس نے ہم تینوں کے بیانات ریکارڈ کئے جنہیں بعد میں نشر کیا گیا۔

اس شہر کے قریب ووکیگن میں بھی مَیں اور برادرم شکر الٰہی حسین صاحب گئے جہاں ہماری جماعت کے احباب بھی ہیں وہاں کے اخبار The Waukegan News-Sun نے اپنی یکم دسمبر ۶۷ء کی اشاعت میں میری اور برادرم شکر الٰہی صاحب کی تصاویر شائع کیں اور ساتھ ہی زیرِ عنوان "مسلم لیڈر ڈوئی کی قبر دیکھتا ہے" ایک کالم میں تفصیلاً بیان کیا کہ کس طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیشگوئی ڈاکٹر ڈوئی کے حق میں پوری ہوئی اور اس طرح اس علاقہ کے لوگوں میں بھی اس اخبار کے ہزاروں پڑھنے والوں نے اس پیشگوئی کی حقانیت کو ایک بار پھر پڑھا۔

مختلف جگہوں پر ہماری احمدیہ جماعتیں موجود ہیں ان کو اسلام اور احمدیت پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونے کی تلقین کی گئی اور بتایا گیا کہ علاوہ تبلیغ کے ہمیں اپنے عمدہ نمونہ۔ حسنِ سلوک اور رواداری سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے اور اسلام کے نور سے منور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں اکتوبر ۶۷ء میں برادرم مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی کے ساتھ مل کر "احمدیہ گزٹ" کو پوسٹ کرنے میں ہاتھ بٹایا۔ ماہ دسمبر ۶۷ء "احمدیہ گزٹ" کا مسودہ تیار کیا گیا۔ اسکی طباعت کا اہتمام کیا اور پھر اسے تمام احمدی احباب کی خدمت میں بذریعہ پوسٹ روانہ کیا گیا۔ اس گزٹ کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبوں سے آگاہ کیا جاتا ہے اور جماعتی تحریکوں سے مطلع رکھا جاتا ہے۔

رمضان المبارک کے مقدس مہینہ کے دوران قیام نیویارک میں رہا لوکل احمدیوں کو اس ماہ سے استفادہ کی تلقین کی جاتی رہی۔ یکم جنوری کو عید الفطر منائی گئی جس کے لئے تمام احمدی احباب کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کئے گئے اسی طرح نزدیک کی دو جماعتوں (فلاڈلفیا اور باسٹن کی) کو بھی دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ الحمد للہ کہ عید الفطر پر حاضری بہت اچھی رہی۔

۱۸ اور ۱۹ نومبر کو لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران کا اجلاس پٹس برگ میں منعقد ہوا جس میں شریک ہو کر مناسب مشورے دئے جاتے رہے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں تمام جمعوں کے موقع پر خطبہ جات دئے جاتے رہے۔ ان میں سے اکثر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے مضامین سے احبابِ جماعت کو آگاہ کیا جاتا رہا اور بفضلہٖ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کے خطبوں سے احباب روحانی لذت حاصل کرتے رہے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں انوار کے دنوں میں اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں احباب جماعت کی تربیت اور تعلیم کا خیال رکھا گیا اور اس کے مطابق ان کو نصائح بھی کی جاتی رہیں اور قرآن مجید کا درس بھی دیا جاتا رہا۔

۲۲ اکتوبر کو محترم برادرم عبدالرحمان خان صاحب بنگالی کے اعزاز میں الوداعی پارٹی تھی اس میں پٹس برگ کی جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے عقیدت کے جذبات کا اظہار کیا۔ خاکسار بھی اس میں شریک ہوا۔ اس موقع پر نمائندوں نے خاکسار کو بھی امریکہ آنے پر خوش آمدید کہا اور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اچھے طور پر کام کی توفیق بخشے۔

نیویارک میں لگاتار قیام نہ کرنے کی وجہ سے زائرین بہت کم تعداد میں آئے تاہم آنے والوں کو مناسب رنگ میں تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ اور اسی طرح بعض کو خطوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔

ایک پاکستانی دوست سے وصیت کرائی گئی۔ اللہ تعالےٰ انہیں وصیت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور اس کے حقیقی منشاء (یعنی دین کے لئے قربانی) کو پورا کرنے کی استطاعت عطا فرماوے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں نیویارک

میں آمدہ ایک ڈنمارک کی خاتون جن کا اسلامی نام طیبہ ہے سسٹر سعیدہ لطیف کی معرفت بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت عطا فرماوے۔

حلقہ شکاگو

مکرم شکر الٰہی صاحب حسین اپنی رپورٹ میں فرماتے ہیں کہ :-

لیکچرز :-

روز ویلٹ یونیورسٹی کی ایک کلاس میں لیکچر دیا۔ تقریر کے بعد سوال و جواب ہوتے رہے۔ اسلام پر ایک دلچسپ گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا۔ کلاس کے پروفیسر نے مجھے دوبارہ مدعو کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

زائن (Zion) کے پانچویں اور چھٹی جماعت کے طلباء کو مخاطب کرنے کا موقع ملا۔ یہ طلباء اس وقت مڈل ایسٹ ممالک کا مطالعہ کر رہے تھے۔ ۱۰۰ طلباء میں سے اکثریت زائن کے الیگزینڈر ڈوئی کے مریدوں کے بچوں پر مشتمل تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا پیغام ان بچوں کو عمدہ طور پر دیا گیا۔ بچوں کی طرف سے بہت سے سوالات پوچھے گئے جن کے جوابات دئے جاتے رہے۔

دو لیکچر ایک کیتھولک ہائی سکول میں دئے گئے۔ ہر گروپ میں ۱۰۰ سے زائد طلباء تھے۔ تقریر کے بعد سوالوں کا وقت دیا گیا جو بہت دلچسپ رہا نگران سٹاف اور طلباء دونوں سوالات پوچھتے رہے۔ اس کلاس کی انچارج Nun نے مجھے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ اس نے اور اس کی کلاس نے اسلام کے بارے میں علم حاصل کیا۔

Seminary جس میں پادری تیار کئے جاتے ہیں کے ایک گروپ میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ پروگرام ایک گفتگو کے رنگ میں تھا جو تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعض پاکستانی احمدی دوست اور امریکن احمدی دوست بھی اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ پروگرام کے اختتام پر سب نے محسوس کیا کہ اس گفتگو میں اسلام کا پلہ بھاری رہا اور اسلام کی تعلیم اعلیٰ تسلیم کی گئی۔

شکاگو سٹی کالج کے ایک گروپ کے سامنے بھی تقریر کرنے کا موقع ملا۔

یوم التبلیغ :-

اس موقع پر تین قسم کے یک ورقہ اشتہارات طبع کئے گئے جن کی تعداد ۶۰۰۰ تھی۔ یہ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ بعد میں ایک دعوتِ طعام کا انتظام کیا گیا جس میں مہمانان کو مدعو کیا گیا۔ (باقی)

درخواستِ دعا

میری بچی نسیمہ خالدہ کو کئی ماہ سے کمر میں درد ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد ذکاء اللہ خان بی۔ اے کراچی)

بعد فراغت وقف زندگی کرنیوالے احباب کی تیسری فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک وقف بعد ریٹائرمنٹ کے سلسلہ میں جن دوستوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے ان کی تیسری قسط ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ اگر کسی دوست کا نام اندراج سے رہ گیا ہو تو وہ اطلاع فرماویں تاکہ فہرست مکمل ہو جاوے حضور کی مبارک تحریک یہ ہے کہ جو دوست ملازمت سے فراغت کے بعد یا دنیوی کاروبار سے فرصت پانے پر بقیہ زندگی خدمتِ دین میں لگانا چاہیں وہ ابھی سے اپنے آپ کو وقف کر دیں تاکہ ان کی ٹریننگ اسی وقت سے شروع ہو جائے اور وہ بعد فراغت فی الفور خدمتِ دین پر مقرر کئے جا سکیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ۔ پاکستان

نمبر شمار — اسمائے کرام واقفینِ زندگی بعد از ریٹائرمنٹ

۷۳۔ مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری کوارٹر ۴۲۲-ج بستی کاریگر واہ کینٹ
۷۴۔ مکرم محمد شریف صاحب ۱۹۲/۸ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
۷۵۔ " ماسٹر محمد اسلم صاحب معرفت چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ظفروال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔
۷۶۔ " محمد اسحٰق صاحب قریشی ۱۱۷-E-۱۹ وائس پریذیڈنٹ واہ کینٹ
۷۷۔ " مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ہیڈ کلرک گورنمنٹ کالج ساہیوال
۷۸۔ مکرمہ وحیدہ صاحبہ معرفت ایم عبد الرحیم کلاتھ مرچنٹ نیا محلہ جہلم
۷۹۔ مکرم خالد محمود صاحب بھٹی ایڈووکیٹ دار الحمد پیپلز کالونی لائل پور
۸۰۔ " ہدایت علی صاحب آنریری کیپٹن ۱۰۰ میو روڈ لاہور
۸۱۔ " ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قریشی چوک قاضیاں چنیوٹ
۸۲۔ " میر محمد رشید صاحب مینیجر دفتر روزگار راولپنڈی۔
۸۳۔ " بشیر الدین احمد صاحب H.S.7 کراچی کینٹ
۸۴۔ " محمد ظفر اقبال صاحب ہاشمی سٹور کیپر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ ۲۰ فیروزپور روڈ لاہور۔
۸۵۔ " محمد یوسف صاحب بقاپوری پاکستان فیملی پلاننگ کونسل الاکرام بلڈنگ راولپنڈی
۸۶۔ " کیپٹن ملک خادم حسین صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ
۸۷۔ " ضیاء الدین صاحب ارشد ہیڈ ماسٹر ٹی آئی سکول محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۸۸۔ " چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے نائب امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور
۸۹۔ " محمد ظفر اللہ شاہ صاحب احمدی اوورسیئر ڈسٹرکٹ کونسل لائلپور
۹۰۔ " مظفر علی خان صاحب، ۹ شمس آباد کالونی ملتان
۹۱۔ " غلام رسول صاحب مکان ۱۶۳ فضل منزل گنج مغلپورہ لاہور۔
۹۲۔ " محمد صدیق صاحب جنرل سیکرٹری و زعیم حلقہ محمود آباد کراچی ۲۹۔
۹۳۔ " لطیف احمد صاحب سب اکاؤنٹنٹ نیشنل بنک آف پاکستان گوجرہ۔
۹۴۔ " شیخ رحمت علی صاحب ایم۔ اے لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودہا۔
۹۵۔ " برکت علی صاحب مکان ۹/۹۸ عقب مشن سکول گجرات۔
۹۶۔ " عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس سی پنشنر ۵/۵۳ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا
۹۷۔ " بشیر احمد صاحب سیال سارجنٹ پاکستان ایئر فورس لاہور کینٹ۔
۹۸۔ " صوفی رحیم بخش صاحب پشاور کینٹ
۹۹۔ " محمد شریف صاحب ٹیلیفون آفس گوجرہ ضلع لائلپور۔
۱۰۰۔ مکرمہ الحاجہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ۲
(میاں بیوی دونوں نے وقف کیا ہے۔ مکرم خورشید صاحب کا نام پہلے شائع ہو چکا ہے)
۱۰۱۔ مکرم بریگیڈیر غلام احمد صاحب ۲۰۷ ولنگٹن مال لاہور کینٹ
۱۰۲۔ " مرزا نثار احمد صاحب ابن میرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا
۱۰۳۔ مکرم ماسٹر شیر علی صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔
۱۰۴۔ " ایس۔ اے رحمان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعتِ احمدیہ مشرقی پاکستان۔

ضروری اعلان

مکرم چوہدری سیف اللہ خان صاحب ولد محمد علی خان صاحب (وصیت ۱۰۲۰۵) نے لٹروعہ ضلع ہوشیارپور سے ۹ مئی ۱۹۴۷ء کو وصیت کی تھی۔ ۱۹۶۵ء تک چوہدری صاحب موصوف کی دفتر کے ساتھ خط و کتابت ہوتی رہی اس کے بعد ان کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ ان کا موجودہ پتہ معلوم کرنے کے لئے جماعتہائے احمدیہ لاہور، کراچی اور راولپنڈی کو بھی لکھا گیا مگر ان کا پتہ نہیں لگ سکا۔ اگر کسی صاحب کو چوہدری سیف اللہ خان صاحب کا علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے مطلع فرماویں یا اگر خود چوہدری صاحب اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر کو اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

احیائے دین اور اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم خدمات

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۲)

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں آپ کا یہ انکشاف بہت ہی اہم ہے کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ اس انکشاف کی بناء آپ کے ایک کشف پر تھی جس میں آپ نے حضرت بابا نانک کو ایک مسلمان کی صورت میں دیکھا اور اس کشف میں آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ بابا نانکؒ نے بھی آپ کی طرح اسلام کے چشمہ صافی سے پانی پیا ہے۔ اس کشف کی بناء پر آپ نے حضرت بابا نانکؒ کے متعلق تحقیق کرنی شروع کی۔ ابتداء میں ایک وفد کی تشکیل کی گئی اس وفد نے آکر یہ رپورٹ پیش کی کہ ڈیرہ بابا نانک میں ایک چولہ موجود ہے جو کالی مل کی اولاد کی تحویل میں ہے اور اس پر کلمہ طیبہ اور کئی آیات مزین ہیں اور ان الدین عند اللہ الاسلام بھی لکھا ہوا ہے۔ اس خوشکن خبر پر حضور علیہ السلام نے بنفس نفیس اس چولہ کے دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ قدرت خداوندی نے خاص نصرت اور تائید فرمائی کہ جس طریق سے آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اس چولہ کی زیارت کی وہاں کے لوگوں نے بتلایا کہ ایسا موقعہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ آپ نے بعد آپ کے ساتھیوں نے اس چولہ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- سورہ فاتحہ
- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
- ان الدین عند اللہ الاسلام
- کلمہ طیبہ
- کئی مسنون دعائیں لکھی ہوئی دیکھیں۔

اور آپ نے تحریر فرمایا

ادھر آئیں دیکھیں یہ تصویر ہے
یہی پاک چولہ جہاں گیر ہے

جب نظر پڑتی ہے اس چولہ کے ہر لفظ پر سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وہ فرخ گہر

اس تاریخی سفر اور چولہ کے مشاہدہ کے بعد آپ نے ایک کتاب ست بچن نامی تصنیف فرمائی جس میں آپ نے حضرت بابا نانک کے مسلمان ہونے پر دلائل نیرہ تحریر فرمائے۔ یہ کتاب تاریخی حقائق و شواہد سے مرقوم ہے اس کتاب کا ایک ایک صفحہ بانی احمدیت کے اس مقدس جذبہ پر زندہ گواہ ہے جو آپ کو اسلام کے متعلق تھا اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جو آپ کی قوت قدسیہ اور تعلق باللہ پر جہاں زبردست شہادت ناطق ہے۔ دنیا آپ کی اس خدمت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

بعض سرکردہ سکھوں نے پنڈت لیکھرام سے اس کے جواب کے لئے اصرار کیا مگر پنڈت لیکھرام نے اس کا جواب دیا۔

پہلے یہ چولہ میرے سپرد کر دیا جائے
میں جلسہ کر کے عام لوگوں
کے سامنے اس کو جلا دوں گا
اس کے بعد جواب لکھوں گا۔

(آریہ مسافر صفحہ ۱۰)

(۳)

۱۸۹۵ء میں آپ نے اس امر کا انکشاف فرمایا۔ کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اس موضوع پر آپ نے ایک کتاب "منن الرحمان" تحریر کی ہے آپ نے اس تحقیق کے خلاف لکھنے والے شخص کو پانچ ہزار روپیہ بطور انعام دینے کا اعلان کیا۔ عربی زبان کے ام الالسنہ کا نظریہ دراصل اسلام کی عظیم خدمت ہے۔ اس سلسلہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:

"اس کتاب میں تحقیق السنہ کی رو سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوئی جو ام الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے"

(۵)

بعض علماء اسلام نے غلطی سے قرآن کریم میں ظاہری اختلاف اور تعارض کو دیکھتے ہوئے یہ نظریہ اختیار کر لیا کہ قرآن مجید کی بعض آیات اور احکام منسوخ ہیں۔ عیسائیوں نے اس مسئلہ کو اسلام کے خلاف بطور حربہ کے استعمال کیا۔ دوسری طرف بہائیوں نے اسلام کی نئی پود کو گمراہ کرتے ہوئے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جب خود مسلمان علماء قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں تو کیوں ہم یہ نہ سمجھ لیں کہ زمانہ کے نئے نئے تقاضوں کے مطابق نئی شریعت جاری ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غلط بلکہ گمراہ کن نظریہ کی پرزور تردید فرماتے ہوئے تحریر کیا۔

"حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن میں جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے"

(الحق صفحہ ۹۱)

آپ کے اس نظریہ کو بھی اب مسلمان اپنا رہے ہیں چنانچہ حال ہی میں مصر کے ممتاز عالم الاستاذ عبد المتعال نے ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام "لا منسوخ فی القرآن" ہے یعنی قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید ہے کہ بانی احمدیت کے اس مسلک اور نظریہ کی تائید اب کئی علماء کر رہے ہیں

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۹۰۵ء کے اختتام پر الہاماً بتلایا گیا کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے جس کی بناء پر حضور نے جماعت کو نصائح کرنے کے لئے ایک رسالہ "الوصیت" تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے کئی نصائح کرنے کے علاوہ جماعت میں قیام خلافت کی حتمی پیشگوئی تحریر کرتے ہوئے فرمائی ہیں:

"میں خدا کی ایک جسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

اس تحریر میں حضور نے اپنی وفات کے بعد خلافت کو دوسری قدرت قرار دیا اور یہ امر ظاہر ہے کہ قدرت ثانیہ نے حضور کے وصال کے بعد ہی ظاہر ہونا تھا اور ظاہر ہے کہ اسے خلافت کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق ہی حضور کے وصال کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اول منتخب ہوئے اور آج خلافت کی برکت سے ہی فرزندان جماعت اکناف عالم میں اپنے تن من دھن کو اشاعت اسلام کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے جماعت نے جس قربانی اور ایثار کا اظہار کیا ہے اس کے پیچھے درحقیقت خلافت کی برکت ہے۔ جماعت میں خلافت کی وجہ سے ہی جذبہ تبلیغ پایا جاتا ہے چندوں کی تنظیم جماعتی تنظیم اور جماعت کی وحدت یہ وہ عظیم برکات ہیں جو محض خلافت کی وجہ سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سلسلہ کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا اور خدا کی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے"۔ (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء)

(۷)

دنیا میں ہمیشہ سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ کی رائے ہی درست سمجھی جاتی ہے کیونکہ ان کی للہیت گہرے غور و خوض اور سنجیدگی پر حقائق پر مبنی ہوتی ہے اور ان کا فیصلہ افادی اور تعمیری ہوا کرتا ہے یہ مضمون تشنہ تکمیل رہے گا اسلئے یہ اظہار کرنا ضروری ہے کہ بانی احمدیت کی وفات پر مسلمان اکابرین نے انتہائی افسوس اور صدمہ کا اظہار کیا ان تمام آراء کے بعض فقرات اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم تحریر کرتے ہیں:

- مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے
- اس لٹریچر کی قدر و عظمت ۔ ۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔
- آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خدمت انجام دی ہے
- آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خود کسی دیگر سے بہتر ہو جائے نامکن ہے کہ یہ تحریر بین الاقوامی کی جا سکیں۔
- اس میں کلام نہیں کہ مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کرنے کی ان میں بہت خصوصی قابلیت تھی۔
- آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔
- بیشک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا
- انصاف شعار ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فی مثل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی جدائی کے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔
- مسلمانوں کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو ان کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا

* خود علامہ اقبال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ۱۹۱۰ء میں تحریر کیا ۔ "موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں"۔ (انڈین کوارٹرلی ۱۹۱۰ء) ۔ الغرض بانی احمدیت نے اپنی خدمات اور کارناموں سے اسلام کی ایسی خدمت کی ہے۔ جس کا اعتراف اپنوں نے بھی کیا اور غیروں نے بھی کیا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۹۳

میں جمیلہ بیگم زوجہ ملک عنایت اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھونکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۴-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۸۰۰-۰-۰ روپے
۲۔ زیور طلائی دو تولے ۲۳۶-۰-۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی کل جائداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخی تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۵۰-۳۰ روپے)

الامضاء:۔ جمیلہ بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ ملک عنایت اللہ بقلم خود
گواہ شد:۔ منظور احمد

مسل نمبر ۱۹۱۹۴

میں نور محمد ولد چوہدری محمد حیات قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۳-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میری اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ مکان و دکان چک سکندر مالیتی ۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰ روپے سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخی تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۲۰۰-۰-۰)

الاعبد:۔ نور محمد ولد چوہدری محمد حیات چک سکندر۔
گواہ شد:۔ فضل دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات
گواہ شد فضل کریم چک سکندر

مسل نمبر ۱۹۱۹۵

میں اللہ رکھی زوجہ چوہدری امیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰-۰-۰ روپے
۲۔ کانٹے ایک جوڑی
طلائی ۹ ماشے ۱۰۰-۰-۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخی تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۲۰۰-۰-۰ روپے)

الامتہ النور نگہت اللہ رکھی۔ ۱۵/۴/۶۸
گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد چوہدری امیر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۱۵/۴/۶۸
گواہ شد:۔ رشید احمد کلرک دفتر بیت المال ربوہ ۱۵/۴/۶۸

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال ۶۸ء

جماعت کے مخلصین احباب جنہوں نے یکصد روپیہ یا اس سے زیادہ رقم کے وعدے سال رواں کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ آمین۔ (ناظم وقف جدید)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے گجرات	۱۰۶-۰-۰
" " عنایت اللہ صاحب گجرات	۱۰۰-۰-۰
" میجر ملک اعجاز ربانی صاحب گجرات	۳۷۱-۰-۰
" کرنل سید ضیاء الحسن صاحب معہ بیگم صاحبہ کھاریاں	۲۰۰-۰-۰
" کیپٹن قاضی بشیر الدین صاحب کھاریاں	۱۰۰-۰-۰
" لیفٹیننٹ محمود احمد صاحب کھاریاں	۱۰۰-۰-۰
" ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمل پور	۱۱۵-۰-۰
" چوہدری بشیر احمد صاحب ڈپٹی کلینر ملتان	۱۰۲-۰-۰
" اعجاز احمد صاحب طارق ملتان	۱۰۰-۰-۰
" ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان	۱۵۱-۰-۰
" چوہدری عبداللطیف صاحب الیکٹرک ورکس ملتان	۱۵۰-۰-۰
" سید رشید الدین صاحب ملتان	۱۰۴-۰-۰
" ڈاکٹر عمر الدین صاحب نشتر کالج ملتان	۱۵۷-۰-۰
والدین " "	۶۲-۰-۰
" چوہدری عنایت اللہ صاحب مجیٹھ	۱۰۴-۰-۰
" قاضی افتخار احمد صاحب یونیورسل الیکٹرک ملتان	۱۰۴-۰-۰
" شیخ عبدالجلیل صاحب بھٹہ والہ "	۴۰۰-۰-۰
" شیخ احسان الٰہی صاحب "	۱۰۳-۰-۰
" چوہدری محمد شفیع خان صاحب ۵۰ ٹی او ۸ "	۱۰۰-۰-۰
" ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۱۱۱-۰-۰
" چوہدری نذیر احمد صاحب ایس ڈی او ۷ ضلع رحیم یار خان	۱۰۱-۰-۰
" شیخ محمد بشیر صاحب کلاتھ مرچنٹ مصری شاہ لاہور	۱۲۵-۰-۰
" حکیم سراج صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۱۳۰-۰-۰
" ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب گوالمنڈی لاہور	۱۰۰-۰-۰
" رفیق احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر نیلہ گنبد لاہور	۱۰۵-۰-۰
" میجر ابوالخیر صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰-۰-۰
" چوہدری بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۲۰۰-۰-۰
" بیگم صاحبہ میاں شمشیر حسن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۱۰-۰-۰
" ملک منور احمد صاحب جاوید سنج منٹگمری	۱۰۰-۰-۰
" میاں اکبر علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور	۱۳۱-۰-۰
" ملک عبداللطیف صاحب سنگھ پورہ سنت نگر لاہور معہ اہلیہ صاحبہ والدہ صاحبہ	۲۴۰-۰-۰
بچگان	۶۵-۰-۰
" چوہدری محمد نواز صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سمن آباد۔ لاہور	۱۱۱-۰-۰
" شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۰۱-۰-۰
" چوہدری شیخ محمد صاحب سمن نگر لاہور ہر کیلے ٹرانسپورٹ	۱۰۳۲-۰-۰
" شیخ بشیر احمد صاحب مزنگ لاہور	۴۰۰-۰-۰
" شیخ محمد لطیف صاحب الیکٹرک مزنگ لاہور	۱۰۰-۰-۰
" چوہدری محمد نور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۲۰۰-۰-۰
" چوہدری عبدالسمیع صاحب مہتمم ٹیوب ویل شیخوپورہ معہ اہلیہ صاحبہ	۲۲۵-۰-۰
" چوہدری مبشر احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ	۱۰۰-۰-۰
" ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب ساہیوال معہ اہلیہ صاحبہ	۱۰۰-۰-۰
" ملک عزیز بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ساہیوال	۱۲۵-۰-۰
" پروفیسر محمد طفیل صاحب "	۱۰۲-۲۵
" شیخ بشیر احمد صاحب مرادو کلاتھ ہاؤس لائل پور	۱۰۰-۰-۰
" شیخ دوست محمد صاحب شمس پیلز کالونی "	۱۱۰-۰-۰

مکرم خالد مسعود صاحب معہ دیگر افراد خانہ لائل پور	۱۰۶ — ۰۰
" میاں غلام احمد صاحب افغان کھینچی معہ اہلیہ صاحبہ لائل پور	۲۰۱ — ۰۰
" شیخ رشید احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائل پور	۱۵۰ — ۰۰
" میاں محمد محسن صاحب مرحوم "	۱۱۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ " "	۱۱۵ — ۰۰
" میاں عبدالسمیع قمر صاحب "	۱۱۵ — ۰۰
مکرمہ عنبری سلمیٰ بنت "	۱۱۵ — ۰۰
" صدیقہ بیگم صاحبہ "	۱۱۵ — ۰۰
" منورہ سلطانہ صاحبہ "	۱۱۵ — ۰۰
" بشریٰ ممتاز صاحبہ "	۱۱۵ — ۰۰
" سید تفضل حسین صاحب "	۱۱۰ — ۰۰
مکرم میاں مبارک علی و افتخار علی صاحبان لائل ٹمبر سٹور لائلپور	۱۲۰۰ — ۰۰
" پروفیسر الحسن صاحب لائل پور	۱۰۰ — ۰۰
" میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر ضلع جھنگ	۱۰۰ — ۶۰
" ڈاکٹر میاں رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس ملتان	۱۰۰ — ۰۰
" حکیم محمود احمد صاحب "	۱۰۰ — ۰۰
" ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۵۰ — ۰۰

مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب مانسہرہ	۱۰۱ — ۰۰
" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب پشاور	۱۰۰ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ منشی فقیر صاحب "	۱۱۰ — ۰۰
" خورشید خان صاحب "	۱۰۳ — ۰۰
سیدہ حضرت ام متین صاحبہ دبوہ	۱۱۲ — ۰۰
" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب "	۲۵۴ — ۰۰
" نواب عباس احمد خان صاحب معہ بچگان "	۱۰۲ — ۰۰
" پیر معین الدین صاحب معہ اہل و عیال "	۱۲۵ — ۰۰
" چوہدری سید محمد ظفر اللہ خان صاحب "	۶۰۰ — ۰۰
بیگم حضرت عمر علی صاحب مرحوم "	۱۰۴ — ۰۰
" مرزا برکت علی صاحب معہ بیگم صاحبہ "	۱۱۰ — ۰۰
" مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا	۲۱۵ — ۰۰
" حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب معہ بچگان سرگودھا	۳۲۴ — ۰۰
" سیٹھ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا	۱۷۰ — ۰۰
" میاں عبدالسمیع صاحب نون معہ بچگان سرگودھا	۱۵۰ — ۰۰
" خان عبدالستار خان صاحب سرگودھا	۱۰۴ — ۰۰
" شیخ فضل الرحمان صاحب پراچہ سرگودھا	۱۲۵ — ۰۰
" سید مبارک حسین شاہ صاحب سرگودھا	۱۱۵ — ۰۰
" شیخ محمد احمد صاحب منیجر ایڈووکیٹ امیر ضلع لائلپور	۱۰۱ — ۰۰
" ملک بشیر احمد صاحب پبلک پیپر مارٹ لائلپور	۱۰۰ — ۰۰
" پیر نصیر احمد صاحب سرگی گیس لائل پور	۱۰۱ — ۰۰

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

نمبر پی آر-I/۶۸ ٹی آر/۲

پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے مطلوبات کے شیڈول اور کنٹریکٹ نمبر ۳-۶۵ کی پی آر ایس شرائط میں درج ڈیٹا کے مطابق ۱۹۰۰ ٹن ۲½"×۲½ سٹیل بیلیٹس کی فراہمی کے لئے ٹنڈر مطلوبات ہیں۔

۲۔ ٹنڈر دستاویزات بشمول ہدایات برائے ٹنڈر دہندگان۔ ٹنڈر فارم مطلوبات کا شیڈول اور کنٹریکٹ نمبر ۳-۶۵ کی پی آر ایس شرائط ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء تا ۱۳ اپریل ۱۹۶۸ء کو ۱۲ بجے دن کے دوران تمام ایام کار میں سیکرٹری ریلوے بورڈ، حکومت مغربی پاکستان، پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۷، پہلی منزل، ایمپریس روڈ لاہور یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو۔ ریلوے کراچی چھاؤنی سے بعوض دس روپے فی سیٹ علاوہ خرچہ ڈاک حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ رقم کسی صورت بھی واپس نہ کی جائے گی۔

۳۔ ٹنڈر صرف مقررہ فارموں پر ہی قبول کئے جائیں گے اور ان کے ساتھ ٹنڈر دستاویزات منسلک ہونا بھی ضروری ہیں۔

۴۔ ٹنڈر جو کہ سیکرٹری ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ ایمپریس روڈ لاہور کے پتہ پر بھیجے گئے ہوں۔ ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ ریلوے بورڈ پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۱۹، گراؤنڈ فلور ایمپریس روڈ لاہور کو ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء بوقت ایک بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں یا ان کے دفتر میں اس مقصد کے لئے پڑے ہوئے سربمہر ٹنڈر بکس میں ڈالے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء کو دس بجے دن پر سر عام کھلیں گے۔

اے ایچ خان

پی۔ آر۔ ایس۔ برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

P.W.-(L) 795

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جانتے ہوئے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہوئے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

"تریاقِ ربوہ"

ہے ثقل و بریم خطرناک سا چارہ
جیوں کوئی مر جائے تو کتنا ہے خسارہ؟
ربوہ میں ہر اک زہر کا تریاق ہے پیدا
راجہ سے کہو بھیجدے "اک ایجارہ"

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ سید منظور حسین شاہ صاحب کی آنکھوں کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے

بشیر الدین کمال۔ بہاولپور

۲۔ خاکسار ایک عرصہ سے ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے نیز خاکسار کی اہلیہ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے

عبدالسلام ڈسپنسر ٹی ڈی

احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں

ولادت باسعادت

میرے لڑکے عزیز شریف احمد ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۱۷ مارچ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود برادرم شیخ عنایت اللہ صاحب اوکاڑوی کا نواسہ ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنا خاص قرب عطا کرتے ہوئے خادم دین بنائے اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

(خاکسار شیخ نثار احمد دودو میڈیکل سروس بلاک ۱۲ سرگودھا)

عزت انہی کو ملے گی جو اس وقت دین کی خدمت کریں گے

دین کی گاڑی کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ خدمتِ اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں عام طور پر یہ شکوہ پایا جاتا ہے کہ علماء تو سب نائی موچی اور دھوبی ہیں اور ایک حد تک ان کی یہ بات درست بھی ہے لیکن آخر ایسا کیوں ہوا۔ یہ اسی لئے ہوا کہ بڑے تاجروں اور زمینداروں نے خدمتِ دین سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے تاجر اور زمیندار خدمتِ دین نہ کریں تو خدا تعالےٰ اپنے دین کو مرنے دے اور نائیوں اور دھوبیوں اور موچیوں کو بھی اس کے زندہ رکھنے کی توفیق نہ دے۔ جب تم نے دین سے ہاتھ کھینچ لیا اور خدا تعالےٰ نے نائیوں اور موچیوں کو دین کی خدمت کی توفیق دے دی تو اب تم چڑتے کیوں ہو۔ اب وہی تمہارے سردار ہیں اور انہی کے پیچھے تمہیں چلنا ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آجکل جو مسلمانوں کا حال ہے وہی آئندہ تمہارا ہو گا۔ اگر تم نے بھی خدمتِ دین سے ہاتھ کھینچ لیا تو کچھ عرصہ بعد تمہاری نسلیں بھی یہی کہیں گی کہ نائیوں، دھوبیوں اور موچیوں نے علماء کی جگہ لے لی ہے۔ آجکل بھی دیہات اور قصبات میں زیادہ تر عالم بروالے نائی دھوبی یا موچی ہیں۔ اور یہ قابلِ اعتراض بات نہیں۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ جب دین کا بیڑہ غرق ہونے لگا تو اس وقت جو دین کی خدمت کے لئے آگے آ گئے۔ خدا تعالےٰ نے انہیں عزت دے دی۔ اسی طرح اگر اب تم آگے نہ آئے تو تمہارے ساتھ بھی یہی ہو گا جب جماعت ترقی کرے گی تو انہی لوگوں کو عزت حاصل ہو گی جو اس وقت دین کی خدمت کریں گے۔۔۔۔

جب کسی قوم پر خدا تعالےٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ ترقی کر جاتی ہے تو اس کے علماء کو بھی ایک نمایاں مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور درحقیقت انکا آگے آنے کا حق ہوتا ہے بشرطیکہ وہ ان کاموں میں حصہ نہ لیں جو ان سے تعلق نہیں رکھتے۔۔۔۔

۔۔۔۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب کسی قوم کو عزت ملے گی تو اس کے علماء کو بھی عزت ملے گی۔ اسی طرح جب جماعتِ احمدیہ کو ترقی ملے گی تو تم اس وقت یہ کہو گے کہ نائی۔ دھوبی اور موچی آگے آ گئے ہیں۔ اس وقت ہر شخص تمہیں یہی کہے گا بلکہ میرا یہ خطبہ نکال کر تمہارے آگے رکھے گا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دین کی گاڑی کو اس وقت دھکا دیا جب تم لوگ اس سے لاپرواہ ہو گئے تھے۔ اب ان کا حق ہے کہ وہ آگے آئیں ہمارے واقفین کی لسٹ کو بھی دیکھا جائے تو اس میں بڑے بڑے لوگوں اور انکے بچوں کے نام لکھے ہیں لیکن جو کام کر رہے ہیں ان میں بڑے بڑے لوگوں کے بچے شامل نہیں۔ جب کسی بڑے شخص کے بچے پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میرا فلاں بچہ واقفِ زندگی ہے فلاں بچہ خدمتِ دین کے لئے وقف ہے لیکن جب وہ پاس ہو جاتا ہے تو وقف میں آنے کا نام نہیں لیتا۔ ان کی تعلیم مکمل ہونے سے پہلے وہ یہ لکھتا ہے کہ میرا فلاں لڑکا وقف ہے۔ میرے دو لڑکے وقف ہیں۔ میرے تین لڑکے وقف ہیں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔ لیکن تعلیم سے فارغ ہو جانے کے بعد انکی بو بھی نہیں آتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اب دعا کا وقت گزر گیا ہے۔ پھر اگر بعد میں کوئی لڑکا بیمار ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس کی نیت دوبارہ حاضر ہونے کی تھی۔ ملازمت کرنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ کچھ تجربہ حاصل ہو جائے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت عطا فرمائے تاکہ وہ دین کی خدمات بجا لا سکے لیکن تندرست ہو جانے کے بعد وہ حاضر ہونے کا نام بھی نہیں لیتا۔ گویا ان لوگوں نے وقف کو تجارت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ دین کی گاڑی چلے گی کیسے۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیرِ صدارت مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین پیشگوئیوں کے اہتمام بالشان ظہور پر تین پُر معرفت مقالے

ربوہ — ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اہلِ ربوہ کے علاوہ بعض بیرونی مقامات کے احباب بھی شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ ازاں بعد علی الترتیب مکرم مولانا محمد منور صاحب۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی، پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے (۱) پیشگوئی "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد" (۲) پیشگوئی "مصالح العرب۔ مسیر العرب" اور (۳) پیشگوئی مصلح موعود کے نہایت اہتمام بالشان ظہور پر مبسوط مقالے پڑھے۔ انہوں نے بعض تاریخی شواہد اور نہایت ایمان افروز واقعات بیان کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ ہر سہ پیشگوئیاں بھی نہ صرف نہایت شان سے پوری ہوئیں بلکہ ان کے مختلف پہلوؤں کا ظہور گزشتہ چالیس پچاس سال سے مسلسل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب سے خطاب فرما کر زریں ارشادات سے نوازا۔ حضور نے اپنے خطاب میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن تین الہامات پر اس وقت مقالے پڑھے گئے ہیں وہ گزشتہ نصف صدی سے نہایت اہتمام بالشان طریق پر پورے ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے اثرات ایک طویل زمانہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان الہامات کو نازل کرنے والا علام الغیوب ہے۔ اس کا علم ماضی، حال اور مستقبل سب پر محیط ہے کوئی چیز اس کے علم اور قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس علام الغیوب ہمہ قدرت زندہ خدا سے ہمارا تعلق قائم ہوا ہے۔ ہمیں پوری کوشش اور پوری جدوجہد اور مسلسل مجاہدہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس تعلق کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اس روح پرور خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس ختم ہونے کے بعد سب حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد احباب اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

مغربی افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت

مغربی افریقہ میں بعض علاقوں میں احمدیہ ڈسپنسریاں قائم ہیں اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ خدمتِ خلق میں مصروف ہیں۔ اب بعض اور علاقوں میں (خصوصاً غانا میں) ڈسپنسریاں کھولنے کا پروگرام زیرِ غور ہے۔ جو ڈاکٹر صاحبان جماعت کے انتظام کے ماتحت مغربی افریقہ میں ڈسپنسری میں کام کرنا چاہیں وہ وکالتِ تبشیر میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ (وکالتِ تبشیر)

ربوہ میں آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ صحتِ جسمانی کے زیرِ اہتمام امسال ربوہ میں آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ ۳۰۔ ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴